بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۲ شہادت ۱۳۴۳ھ ش ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۳ھ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۶۴ء	نمبر ۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ——

ربوہ ۱۱ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقویٰ یہ ہے کہ انسان باریک در باریک پلیدگی سے بچے

تقویٰ حاصل کرنے کیلئے کامل تدبیر اور دعا سے کام لینا ضروری ہے

"انسان اگر اپنے نفس کی پاکیزگی اور طہارت کی فکر کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ کر گناہوں سے بچتا رہے تو اللہ تعالیٰ یہی نہیں کہ اس کو پاک کر دے گا بلکہ وہ اس کا متکفل اور متولی بھی ہو جائیگا اور اسے خبیثات سے بچائیگا الخبیثٰت للخبیثین کے یہی معنے ہیں۔ اندرونی معصیت، ریاکاری، عجب، تکبر، خوشامد، خود پسندی، بدظنی اور بدکاری وغیرہ خباثتوں سے بچنا چاہیئے۔ اگر اپنے آپکو ان خباثتوں سے بچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پاک و مطہر کر دے گا۔ — مگر ضروری امر یہ ہے کہ پہلے یہ سمجھ لے کہ تقوےٰ کیا چیز ہے اور کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ تقوےٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہونچے اور پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے کہ گداز ہو جاوے بیٹھ کر، سجدہ میں، رکوع میں، قیام میں، اور تہجد میں، غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے کہ انسان گناہ اور معصیت سے محفوظ اور معصوم ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں راستباز اور صادق ٹھہر جاوے لیکن یہ نعمت نہ تو نری تدبیر سے حاصل ہوتی ہے اور نہ نری دعا سے بلکہ یہ دعا اور تدبیر دونوں کے کامل اتحاد سے حاصل ہو سکتی ہے۔" (ملفوظات ششم صفحہ ۳۳۷-۳۳۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ اپریل۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے ہفتہ اصلاح و تربیت کے ضمن میں جو ۳ اپریل سے ۱۰ اپریل تک منایا گیا۔ اس امر پر جماعت کراچی کی تعریف فرمائی کہ اس جماعت نے یہ ہفتہ کامیابی سے منانے کے لئے بہت تفصیلی پروگرام مرتب کیا۔ ازاں بعد آپ نے قرآن مجید احادیث آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی روشنی میں نماز باجماعت کی اہمیت واضح فرمائی اور یہ امر ذہن نشین کرایا کہ کفر و منافقت اور ایمان میں جو چیز امتیاز کرنے والی ہے وہ نماز باجماعت ہی ہے۔

دفعدار محمد عبداللہ صاحب درویش وفات پاگئے

—— حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ ——

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ دفعدار محمد عبداللہ صاحب مورخہ ۳/۴/۶۴ کو وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دفعدار صاحب جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر قادیان سے ربوہ تشریف لائے تھے۔ ان دنوں انہیں عرق النساء اور جلندر کی تکلیف تھی انہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کرایا گیا۔ یہاں انہیں پیشاب کی تکلیف سے تو نمایاں افاقہ ہوا۔ مگر ٹانگ کی درد میں قابل ذکر فرق نہ پڑا۔ لہٰذا انہیں سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا۔ وہاں محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اور ڈاکٹر میاں احمد صاحب بہت توجہ اور ہمدردی سے علاج فرماتے رہے۔ دفعدار صاحب کے دو بچے بھی اس عرصہ میں لاہور ان کی خدمت کرتے رہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دو مرتبہ محترم ڈاکٹر کرنل قاضی صاحب کو بھی دکھا کر مشورہ کیا گیا۔ مگر ان کی حالت دن بدن خطرناک صورت اختیار کرتی چلی گئی۔ آخر دفعدار صاحب کی خواہش کے پیش نظر یہی مناسب سمجھا گیا کہ انہیں قادیان پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ مورخہ ۲۶/۳/۶۴ کو انہیں قادیان پہنچانے کا انتظام کر دیا گیا۔ وہاں لوکل ڈاکٹر صاحبان سے ان کا علاج کروایا جاتا رہا۔ مگر کوئی دوا کارگر ثابت نہ ہوئی اور دفعدار صاحب اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دفعدار صاحب بہت خوبیوں کے مالک تھے انہوں نے قادیان میں بہت صبر و سکون کے ساتھ اپنا وقت گزارا جو بھی خدمت ان کے سپرد کی گئی اسے نہایت خوش دلی اور محنت کے ساتھ سرانجام دیا۔ بہت فرمانبردار اور ملنسار بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

مشرقی پاکستان میں انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

مشرقی پاکستان کے انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ترُوا (TARUA) اور احمد نگر کے مقامات پر انصار اللہ کے علی الترتیب ۳۰ اپریل اور ۳ مئی سنہ ۱۹۶۴ء کو تربیتی اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں۔ ان اجتماعات میں ممبران کرام کے علاوہ مرکز سے بھی انشاء اللہ ایک وفد شمولیت کریگا۔ لہٰذا اگر دو بیش کی مجالس انصار اللہ کے اراکین سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماعات کی گوناگوں برکات سے مستفیض ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ اپریل ۶۲ء

مولوی عزیز زبیدی کی مغالطہ انگیزیاں

(قسط ۲)

ہم پہلے اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ مودودی صاحب کا یہ اقدام پاکستان کے خلاف اقدام کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ یہ اہل علم حضرات جن کا اتحاد زبیدی صاحب چاہتے ہیں صرف ان حدود تک ہی نہیں رہنا چاہیئے جو زبیدی صاحب نے اپنے مندرجہ بالا اقوال میں بیان کئے ہیں بلکہ وہ اس سے بڑھ کر کم از کم جماعتِ احمدیہ کے متعلق ایسی حدود تک جانا چاہتے ہیں جو اسلام تو رہا الگ، عام مغربی قسم کی جمہوریت میں بھی نہایت گھناؤنا ثابت سمجھی جاتی ہے۔ اگر زبیدی صاحب کا مطلب علمائے اہلِ سنت کی کوئی ایسی تنظیم قائم کرنا ہے جو ان حدود کے اندر رہ کر کام کرنے کی کوشش کرے جو زبیدی صاحب نے مندرجہ بالا الفاظ میں بیان کی ہیں تو ہمیں اس پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ایسی تنظیم بڑی خوشی سے احمدیت پر عالمانہ تنقید کرے بشرطیکہ وہ پہلے احمدیت کے صحیح عقائد کا تعین خود احمدیوں کے لٹریچر سے بطور محققین کے کر لے۔ مگر جس قسم کے ہتھکنڈے یہ اہل علم حضرات اجتماعی طور پر اور فرداً فرداً اب تک استعمال کرتے رہے ہیں جیسا کہ خود زبیدی صاحب نے بھی اپنے اسی مضمون میں استعمال کیا ہے۔ اگر ایسے ہی کام کرنا ہے تو ہم ایسی تنظیم کو ملک و قوم کے لئے سخت مہلک سمجھتے ہیں اور پاکستان کی یکجہتی کے لئے سخت ضرر رساں تصور کرتے ہیں۔

اس بات کو ایک مثال سے سمجھنے کی کوشش فرمایئے۔ آپ نے احمدیوں پر "خانہ ساز نبوت" کا الزام لگایا ہے حالانکہ آپ نے قطعاً احمدیوں کے عقیدۂ نبوت کو سمجھنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ "احمدیوں نے اپنا نیا نبی بنا لیا ہے"۔ اس قسم کا واویلا سخت غلط ہے اور اہلِ علم حضرات کی شان کے قطعاً شایان نہیں ہے۔ احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کو بند مانتے ہیں مگر وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کی نبوت کو اجاگر کرنے والا نبی آپ کی امت ہی میں سے آسکتا ہے اور ایسا نبی ختم نبوت کے منافی نہیں ہو سکتا۔ ہمارا یہ عقیدہ جید علمائے اسلام کی تصریحات کے مطابق ہے جن میں سے حضرت ابن عربی رح

مولانا روم رح۔ ملا علی قاری رح اور حضرت محمد قاسم نانوتوی رح بانی دیوبند بھی شامل ہیں۔ ہم ان علماء کی تصریحات سے ایک شوشہ بھی زیادہ نہیں مانتے بلکہ ان سے کچھ کم ہی مانتے ہیں۔ ذیل میں چند حوالے ملاحظہ ہوں:۔

"ذیل میں ہم فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۳، صفحہ ۳ سے اقتباس پیش کرتے ہیں تاکہ ابن عربی کا نظریہ ہم پر واضح ہو سکے۔ لکھتے ہیں:۔

وہ نبوت جو رسول اللہ صلعم کے ظاہر ہونے سے ختم ہو گئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے اس کا دنیا میں کوئی مقام نہیں۔ پس اب کوئی شریعت ایسی نہیں ہوگی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو موقوف کرے اور کوئی شریعت ایسی نہیں ہوگی جو آپ کی شریعت میں کوئی حکم زائد کرے اور یہی معنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہیں کہ رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد اب کوئی رسول اور نبی نہیں ہے۔ یعنی کوئی ایسا نبی میرے بعد نہیں جو کسی ایسی شریعت پر قائم ہو جو میری شریعت کے مخالف ہو بلکہ جب کوئی نبی آئے گا تو وہ میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔ اور کوئی رسول میرے بعد نہیں ہوگا۔ یعنی کوئی شخص مخلوق۔ اللہ میں ایسا نہیں ہوگا جو کوئی نئی شرع لائے اور اس کی طرف لوگوں کو بلائے یہی وہ چیز ہے جو ختم ہوئی ہے اور جس کا دروازہ بند ہوا ہے۔ نہ نبوت کا مقام بند ہوا ہے۔

اسی ضمن میں مزید فرماتے ہیں "جب عیسٰی علیہ السلام دوبارہ نازل ہوں گے تو وہ نبوت مستقلہ کے ساتھ نہیں اتریں گے بلکہ وہ نبوت مطلقہ والے ولی ہو کر اتریں گے۔ اور یہ وہ نبوت ہے جس میں محمدی اولیاء بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔" (فتوحات مکیہ)

گویا ان کے نزدیک نبوت مخلوقات میں قیامت تک جاری ہے گو کہ شریعت کے لحاظ سے وہ ختم ہو چکی ہے اور شریعت نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالےٰ کا الہام دنیا میں سے بند ہو جائے کیونکہ اگر وہ بند ہو جائے تو دنیا کی روحانی غذا ختم ہو جاتی ہے اور روحانی وجودوں کے زندہ رہنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ صفحہ ۸۲)

پھر وہ فرماتے ہیں نبوت عامہ یعنی جو شریعت سے خالی ہے وہ اس امت کے بڑے لوگوں میں تا قیامت جاری ہے۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۹ سوال ۸۳)

اسی طرح فصوص الحکم میں ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر رحم فرما کر نبوتِ عامہ ان میں باقی رکھی یعنی وہ نبوت جس کے ساتھ شریعت نہیں ہوتی۔

(شرح فصوص الحکم فصل حکمۃ قدریہ صفحہ ۲۴۲)

حضرت ملا علی قاری رح (جو گیارھویں صدی ہجری کے شروع میں گذرے ہیں) "موضوعات کبیر" میں تحریر فرماتے ہیں:

"میں کہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ اگر صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے اور اسی طرح اگر حضرت عمر بھی نبی ہو جاتے تو دونوں آنحضرت صلعم کے تابعین میں سے ہوتے جس طرح عیسٰےؑ، خضرؑ اور حضرت الیاسؑ (کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا۔ آیت خاتم النبیین کے خلاف نہیں ہے کیونکہ خاتم النبیین کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی ملت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔ اسی عقیدہ کی تقویت اس حدیث سے ہوتی ہے کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میرے اتباع کے بغیر انہیں کوئی چارہ نہ ہوتا۔"

(موضوعات کبیر ملا علی قادری صفحہ ۵۸-۵۹)

امام عبدالوہاب شعرانی جو دسویں صدی ہجری میں گذرے ہیں وہ بھی فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ نبوت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کلی طور پر بند نہیں ہوئی۔ صرف تشریعی نبوت آپ کے بعد بند ہوئی ہے۔ پس حضور صلعم کا یہ قول کہ نہ کوئی نبی ہے۔ نہ کوئی رسول ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ میرے بعد کوئی نئی شریعت نہیں۔ اور یہ قول آپ کا ایسا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ و اذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ۔ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ حالانکہ اس قیصر کے بعد اور کوئی قیصر نہ ہونے کا مطلب یہ تھا کہ اس شان کا کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۵)"

(در رسالہ الرحیم مارچ ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۳۰-۱۳۱)

آپ ایسی نبوت کو نبوت سمجھیں یا نہ سمجھیں یہ الگ بات ہے مگر ہم اس کو جائز سمجھتے ہیں بلکہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ختم نبوت بھی ایک عجیب سلسلہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ختم نبوت کو بھی قائم رکھتا ہے اور اسی کے استفادہ سے ایک سلسلہ جاری کرتا ہے۔ یہ تو ایک علمی بات ہے

(باقی صفحہ ۵ پر)

مرا راہزن ہی مرا راہبر ہے

کلیسہ ادھر ہے نہ کعبہ ادھر ہے
نہ جانے محبت کا قبلہ کدھر ہے؟
جہاں ایک مؤمن نے سر کو جھکایا
مقامِ مقدس ہے۔ اللہ کا گھر ہے
متاعِ فنا لے کے جنسِ بقا دی
مرا راہزن ہی مرا راہبر ہے
ہے اک موجزن مغفرت کا سمندر
یہاں کشتیٔ جرم و عصیاں کو ڈر ہے
جبیں سے ٹپکتا ہے عرقِ خجالت
یہی اپنا تو یہ زادِ سفر ہے

لائبیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

٭ پادری صاحب کا دعا کے ذریعہ ایک مُردہ عورت کو زندہ کرنے کا دعویٰ
٭ اس دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کا چیلنج ٭ اصل حقیقت کا انکشاف

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ (لائبیریا)

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت منرو ویا (لائبیریا) سے شائع ہونے والے ایک روزنامہ اخبار DAILY LISTENER کی اشاعت ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ایک ۲۷ سالہ عورت مسز جارج جسے فوت ہوئے تین دن ہو چکے تھے اور جس کی کفن دفن کی تیاریاں کی جا رہی تھیں دوبارہ زندہ ہو گئی۔ خبر میں مزید بتایا گیا کہ مسز جارج چرچ آف لارڈ church of Lord میں وفات پائی۔ اور ان کی وفات کے موقعہ پر چرچ کے بڑے پادری کسی جگہ باہر دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے میت پر رات دن دعائیں کیں جس کے نتیجہ میں مسز جارج دوبارہ زندہ ہو گئی۔

اس خبر کی اشاعت سے تمام شہر میں سنسنی پھیل گئی۔ اور شہر کے کونہ کونہ میں یہ بحث ہونے لگی کہ کیا فی الحقیقت مردہ شخص دوبارہ زندہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور یہ کہ یہ خبر کہاں تک درست ہے۔

جب مندرجہ بالا خبر خاکسار کی نظر سے گزری تو خاکسار نے اسی وقت مذکورہ بالا اخبار کے ایڈیٹر کے نام خط لکھا۔ جس میں مسز جارج والی خبر کا حوالہ دیتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور شرف قبولیت بخشتا ہے۔ اور یہ کہ دعا کے ذریعہ ہمارے راستہ میں پیدا شدہ مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ لیکن خدائی قانون کے تحت جب ایک دفعہ انسان فوت ہو جائے تو وہ دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتا۔ خاکسار نے اپنے بیان میں چرچ آف دی لارڈ کے پادری کو چیلنج کیا اور کہا کہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ایسے آدمی کو زندہ کر کے دکھائیں۔ جو ڈاکٹری معائنہ اور تصدیق کے مطابق مردہ تسلیم کئے گئے ہوں۔

خاکسار کا یہ چیلنج اسی اخبار The Listener کی اشاعت مورخہ ۲۲ اکتوبر سنہ ۶۳ء میں جلی حروف کے ساتھ شائع ہوا۔

اس چیلنج کے جواب میں انچارج پادری صاحب نے ایک اور بیان جاری کیا جس میں بائیبل کے اکثر حوالہ جات دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ زمانہ میں بھی کئی ایک مردے دوبارہ زندہ ہوتے رہے ہیں۔ مسیح علیہ السلام نے کئی مردوں کو زندگی بخشی۔ اور اب یسوع مسیح نے ہمیں یہ طاقت بخشی ہے کہ ہم بیماروں کو صحت یافتہ، کوڑھیوں کو چنگا، مردوں کو زندہ اور بد روحوں کو نکال سکتے ہیں۔ پادری صاحب نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ انہوں نے دعا کے ذریعہ کسی مردہ کو زندہ کیا ہے بلکہ اس سے قبل ان کے چرچ میں کئی بار ایسے معجزات ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ان معجزات کے عینی شاہد موجود ہیں۔

خاکسار نے پادری صاحب کے اس بیان کا جواب لکھتے ہوئے اپنے چیلنج کو دہرایا۔ اور کہا کہ ہمیں گزشتہ زمانوں کے معجزات سے کچھ سروکار نہیں۔ اگر پادری صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ اور انہوں نے دعا کے ذریعہ کئی ایک مردوں کو زندہ کیا ہے۔ تو انہیں چاہیئے کہ اب پبلک کی تسلی کے لئے ایک اور معجزہ دکھا دیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ایسے شخص کو زندہ کریں۔ جس کی موت کی تصدیق ڈاکٹروں نے کی ہو۔

خاکسار اپنے اس جواب الجواب کو لے کر جب Daily Listener کے ایڈیٹر کے پاس حاضر ہوا تو وہ مجھے دیکھنے کے ساتھ ہی کہنے لگے کہ مبارک ہو مبارک ہو میں نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگا پادری صاحب کا دعوےٰ جھوٹا ثابت ہوا۔ مسز جارج نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ کبھی فوت نہ ہوئی تھی۔ کہنے لگے اگر تفصیل کی ضرورت ہو تو آج کا اخبار Liberian age پڑھ لیں Liberian Age اخبار میں صفحہ اول پر بہت بڑے ہیڈنگ کے ساتھ اخبار مذکور کے ایک نمائندہ کا انٹرویو شائع ہوا جس میں نمائندہ نے بتایا کہ اس نے مسز جارج سے بالمشافہ گفتگو کی اور پوچھا کہ ان کی موت اور پھر دعا کے ساتھ دوبارہ زندہ ہونے والی خبر کہاں تک درست ہے۔ اس کے سوال کے جواب میں مسز جارج نے بتایا کہ بالکل فوت نہ ہوئی تھی اسے بہت زیادہ کمزوری تھی۔ اور وہ مدہوشی کی حالت میں تھی۔ مسز جارج نے انٹرویو کے دوران مزید کہا کہ یہ پہلا موقعہ نہیں بلکہ پہلے بھی اس کے ساتھ دو تین دفعہ ایسا ہوا ہے کہ وہ کمزوری کے باعث مدہوش ہو گئی۔ اور لوگوں نے سمجھا وفات پا گئی ہے۔ مسز جارج نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت اس کی پوزیشن بہت نازک ہے۔ اس کی ضمیر یہ اجازت نہیں دیتی۔ کہ وہ خلاف واقعہ بات کو تسلیم کرے۔ اور ساتھ ہی اسے چرچ کے پادری کا احترام بھی مدنظر ہے۔

مسز جارج کے اس بیان سے پبلک میں پادری صاحب موصوف کے راز کی قلعی کھل گئی۔ اور انہیں سخت شرمندگی اٹھانی پڑی۔ چنانچہ انہوں نے ایک اور بیان جاری کیا۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ اخبار کے رپورٹر نے غلط بیانی کی ہے۔ مسز جارج نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا اور یہ کہ وہ فی الحقیقت فوت ہوئی تھی۔ اور دعا کے ذریعہ زندہ ہوئی۔

جب معاملہ بڑھتا نظر آیا تو انہوں نے نہایت عقلمندی سے مسز جارج کے بیان کو جو ٹیپ ریکارڈ پر محفوظ تھا۔ ریڈیو لائبیریا پر نشر کر دیا۔ اور اس طرح ملک بھر میں بچہ بچہ نے خود اپنے کانوں سے مسز جارج کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ کبھی فوت نہ ہوئی تھی۔

اس واقعہ سے پادری صاحب کو بہت ذلت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی عطا کی۔ جس جس جگہ بھی خاکسار گیا۔ سب لوگوں نے اس امر کا ذکر کیا۔ مسلمانوں میں اس واقعہ کا خاص چرچا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو فتح دی۔

اس واقعہ کے چند روز بعد پریذیڈنٹ کی پریس کانفرنس میں شمولیت کے لئے خاکسار گورنمنٹ ہاؤس گیا۔ وہاں صحافیوں میں بھی یہ موضوع زیر بحث آیا۔ بعض نے خاکسار کی تائید کی اور بعض کا خیال تھا کہ مردے زندہ ہو سکتے ہیں۔ اس پر ایک شخص نے عیسائی ریڈیو سٹیشن پر کام کرنے والے ایک پادری صاحب سے پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ چیز ممکن نہیں۔ اس پر ایک صحافی نے جو عیسائی تھے ان کی پُرزور تردید کی۔ اور کہا کہ میں مسٹر ساقی کے نظریہ سے متفق ہوں۔ مردہ آدمی کبھی زندہ نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ اس نے اس عاجز بندہ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی سچائی کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ پیدا کیا۔ اور بالخصوص ایسے ملک میں کہ جہاں دن رات ریڈیو سٹیشن پر عیسائیت کا پرچار ہوتا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ بہت سے ان پر روپیہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے۔

بالآخر احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت بخشے۔ ہماری زبانوں میں تاثیر پیدا کرے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اسلام اور احمدیت کی آغوش میں لائے۔ آمین

سیالکوٹ میں ایران کے ایک بہائی لیڈر سے گفتگو

(از مکرم مولوی سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیالکوٹ)

۲۵ مارچ کو بہائی سنٹر (سیالکوٹ) میں پانچ بجے شام ایران سے آئے ہوئے ایک بہائی لیڈر مرزا طراز اللہ سمندری کی تقریر تھی جس میں خاکسار بھی موجود تھا ۱/۲ ۵ بجے کے بعد گجرات کے ایک بہائی ڈاکٹر محبوب نامی نے اعلان کیا کہ جناب مرزا طراز اللہ سمندری کی آمد ہمارے لئے باعث فخر ہے جن کے ذریعہ آج ہم کو بہائی نظریات کی براہ راست واقفیت حاصل کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ آپ فارسی میں تقریر فرمائیں گے میں اس کا ترجمہ بتاتا جاؤں گا۔ آپ کی تقریر کے بعد احباب کو سوالات کا موقعہ دیا جائے گا۔

یہ تقریر مع ترجمہ ایک گھنٹہ تک جاری رہی نماز مغرب کے لئے اذان ہو گئی لیکن مسلمان احباب سوال و جواب کی خاطر بیٹھے رہے مگر ان کی غیرت کی کوئی حد نہ رہی جب بہائی ڈاکٹر نے تقریر کے بعد یہ اعلان کیا کہ احباب اب دوسرے کمرہ میں چل کر چائے پی لیں۔ میں نے اجازت لے کر عرض کیا کہ آپ نے تو سوال و جواب کے لئے اعلان کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں معذرت کرتا ہوں۔ دراصل میں نے ان سے پوچھے بغیر یہ اعلان کر لیا تھا۔ اب وہ فرماتے ہیں کہ آپ کل کسی بھی وقت آ سکتے ہیں۔ میں ہر وقت حاضر ہوں۔ میں نے کہا جس مجلس میں تقریر ہوئی اور سوال و جواب کا اعلان ہوا اور لوگ سننے کے لئے بھی بیٹھے تھے اسی مجلس میں ہی سوال و جواب ہونا مناسب ہے تاکہ ان لوگوں کو بھی حقیقت حال کا علم ہو سکے کل یہ سارے لوگ کہاں آ سکیں گے؟ مگر بالآخر یہی کہا گیا کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے میں کل ہر وقت حاضر ہوں۔ میں نے کہا پہلے بھی آپ نے محض تقریر سنانے کی خاطر سوال و جواب کا اعلان کیا اور اب یہ اعلان بھی درست اور قابل عمل نہیں کیونکہ کھانے پینے، حاجات ضروریہ آرام کرنا اور دوسروں سے ملاقات وغیرہ کی مصروفیات میں وہ کیونکر ہر وقت ہمارے لئے موجود ہوں گے جب تک کوئی وقت نہ مقرر کر دیا جائے؟ الغرض میرے اصرار پر انہوں نے ۹ سے ۱۰ بجے صبح کا وقت دینا منظور کر لیا۔ میرے ساتھ ایک غیر احمدی پروفیسر صاحب بیٹھے تھے انہوں نے کہا آپ چار بجے شام کا وقت رکھیں تاکہ ہم بھی آ سکیں مگر ڈاکٹر محبوب نے کہا کہ چار بجے شام کو ہماری میٹنگ ہے۔ پروفیسر صاحب نے کہا کہ تین بجے کا وقت رکھ لیجئے مگر اس وقت بھی مصروفیت کا عذر کیا گیا تب میں نے کہا کہ ابھی آپ انکے ہر وقت تیار رہنے کا وعدہ دے رہے تھے اور اب ۹ سے ۱۰ بجے کے سوا اور کوئی بھی وقت آپ دے سکنے پر آمادہ نہیں ہو رہے میں نے دوبارہ پوچھا کہ کیا واقعی یہ پختہ بات ہے کہ کل ۹ سے ۱۰ بجے کا وقت ہمارے لئے ریزرو ہوگا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آپ کل صبح ۹ بجے المیہ ہوٹل میں آ جائیں۔

۲۶ مارچ کو صبح ۹ بجے میں المیہ ہوٹل میں پہنچ گیا۔ کچھ غیر احمدی اور احمدی احباب بھی آ گئے تو کراچی کے ایک ہوٹل کے مالک بہائی سے المیہ ہوٹل کے صحن میں تعارف کے بعد کچھ بات چیت ہو گئی۔ میں نے پوچھا کہ سنا تھا کہ ۱۹۶۳ء میں کتاب "اقدس" شائع کی جائے گی کیا وہ شائع ہو گئی ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں۔ مگر یہ کس نے پیشگوئی کی تھی؟ میں نے کہا آپ کے لائل پور کے ایک بہائی (رانا الطاف صاحب) نے مجھے بتایا تھا کہ ہمارا یہ پروگرام ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ "میسن ریمی" کی پارٹی سے متعلق ہیں یا کہ "روحیہ خانم" (اہلیہ شوقی افندی) کی پارٹی سے؟ تو وہ جھنجھلا کر بولے کہ ہمارے ہاں کوئی پارٹی نہیں یہ محض قادیانیوں کا پروپیگنڈہ ہے۔ میں نے کہا میں آپ کے اندرون خانہ سے قدرے واقف ہوں مجھ سے یہ راز مخفی نہیں کہ بہائیوں میں کتنی پارٹیاں اور فرقے ہیں؟ غالباً آپ "علیکم بالتقیۃ" کے مطابق اس وقت تقیہ کر کے جواب دے رہے ہیں؟ اس پر وہ کہنے لگے کہ میں اس کتاب کو خوب جانتا ہوں جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ دراصل وہاں لفظ "تقیۃ" نہیں بلکہ "تحیۃ" ہے۔ میں نے پوچھا کیا وہ کتاب آپ کے ہاں یہاں لائبریری میں موجود ہے؟ کہنے لگے یہاں تو نہیں ہاں کراچی میں ہے۔ میں نے کہا کیوں نہ اس بارہ میں تصفیہ کے لئے تحریری معاہدہ ہو جائے کہ فلاں تاریخ کو اصل کتاب سے حوالہ دکھایا جائے گا کہ وہاں لفظ "تقیۃ" ہے یا کہ "تحیۃ"؟۔ لیکن یہ ابھی طے نہ ہونے پایا تھا کہ اتنے میں مرزا طراز اللہ صاحب تیار ہو گئے اور مجھے کہا گیا کہ آپ صرف اکیلے اندر آ کر گفتگو کر سکتے ہیں۔ اور کسی کو اجازت نہیں۔ دیگر احباب نے باصرار باتیں سننے کا اشتیاق ظاہر کیا جو کہ کل کی تقریر سن چکے تھے مگر ان کو اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ غالباً ان سب کو احمدی سمجھ کر روک دیا گیا۔

میں اندر کمرہ میں چلا گیا۔ چند بہائی بھی اندر آ گئے۔ مرزا طراز اللہ صاحب ایرانی بہائی لیڈر میرے دائیں اور بہائی ڈاکٹر محبوب صاحب میرے بائیں بطور ترجمان بیٹھ گئے اسی اثناء میں بعض غیر احمدی طلباء اور پروفیسر صاحب مذکور بھی اندر آ گئے مگر ان کو اندر آنے سے کسی نے نہیں روکا اس موقعہ پر مرزا طراز اللہ صاحب ایرانی بہائی لیڈر سے جو میری گفتگو ہوئی وہ مختصراً احمدی اور بہائی کے عنوان سے درج ذیل ہے۔

احمدی:۔ آپ نے کل اپنی تقریر میں یہ بیان کیا تھا کہ عیسائیوں کی طرح ایک کتاب کے باوجود مسلمانوں کے بھی بہت فرقے ہو گئے نہ عوام میں اتفاق ہے اور نہ خواص میں اتحاد۔ نہ علماء میں اور نہ اسلامی حکومتوں میں بلکہ سب پارٹی بازی اور اختلافات میں مبتلا ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کسی رہنما کی اور وہ جناب بہاء اللہ ہیں۔ جن کے ذریعے قومی وحدت اور عالمی اتحاد پیدا کیا گیا۔ مگر میرے نزدیک آپ کا یہ بیان سراسر واقعہ کے خلاف ہے کیونکہ خود بہائیوں میں بھی شدید علمی اعتقادی وغیرہ اختلافات موجود ہیں۔ جناب علی محمد باب کے بعد مرزا یحییٰ صبح ازل اور ان کے بھائی مرزا حسین علی کی ۲ الگ الگ پارٹیاں (ازلی اور بہائی) باہمی شدید اختلافات رکھتی ہیں۔ پھر جناب بہاء اللہ کے بعد بڑے بیٹے کی جانشینی کے اعلان کے سلسلہ میں عبد البہاء عباس اور ان کے حقیقی بھائی مرزا محمد علی کی دو الگ الگ پارٹیاں ہیں۔ ایسے ہی احمد سہراب کی پارٹی بھی ہے اور اب تو شوقی آفندی کی وفات سے میسن ریمی اور روحیہ خانم کی پارٹیاں ہیں میسن ریمی اور روحیہ خانم کی الگ الگ پارٹیاں ہو گئی ہیں سو عالمی اتحاد و اتفاق تو کجا بہائیوں کا آپس میں بھی کوئی اتفاق اتحاد نہیں ہے ہاں یہ بھی فرما دیں کہ کل آپ نے فرمایا تھا کہ جناب بہاء اللہ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ کیا آپ ان الفاظ پر قائم ہیں اور بہاء اللہ صاحب کو نبی اور رسول مانتے ہیں؟

جناب مرزا طراز اللہ بہائی:۔ آپ لوگوں کی طرح ہم بھی خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے مطابق حضرت خاتم صلعم کے بعد کسی نبی کی آمد کے قائل نہیں ہیں (اس موقعہ پر بہائی ڈاکٹر نے بتایا کہ غالباً یہ صاحب احمدی قادیانی ہیں جو نبی کی آمد کے قائل ہیں)

احمدی:۔ آپ نبی کی آمد کے تو نہیں مگر کیا کسی رسول کی آمد کے قائل ہیں؟

بہائی:۔ ہم جناب بہاء اللہ کو موعود اقوام عالم اور موعود قرآن مانتے ہیں قرآن میں ہے کہ

عما یتساءلون عن النبإ العظیم

(پ ۳۰ رکوع ۱)

یہاں جس نبإ عظیم کی خبر دی ہے وہ حضرت بہاء اللہ ہیں۔

احمدی:۔ نبإ عظیم تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود تھا۔ ارشاد اولیٰ تعالیٰ ہے:۔

قل ھو نبؤٌ عظیمٌ

انتم عنہ معرضون

(ص ۵)

پھر یہ کوئی جناب بہاء اللہ کی خصوصیت نہیں اور وہ قرآنی موعود کیونکر ہو سکتے ہیں جن کے بعض فارم میں یہ اقرار لیا جاتا ہے:۔

"وہ (خدا) انسانی شکل میں ظاہر ہوا اور اس نے اپنا ایک کنبہ قائم کیا۔"

قرآنی موعود صرف امتی نبی اور امتی رسول ہو سکتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:۔

ومن یطع اللہ والرسول

فاولٰئک مع الذین

انعم اللہ علیھم

من النبیین والصدیقین الخ

(نساء ع ۹)

یعنی اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی سے نبی ہوں گے جو خدا نہیں بلکہ خدا کے فرمانبردار ہوں گے۔ مزید فرمایا:۔

یبنی آدم اما یاتینکم

رسول منکم یقصون

علیکم آیاتی الخ۔

(اعراف ع ۴)

یعنی آئندہ تم میں سے ایسے ہی رسول ہوں گے جو میری (اسی قرآن کی) بیان کردہ آیات پڑھ کر سنائیں گے۔ مگر بہائی نہ بہاء اللہ کو نبی اور رسول جانتے ہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا مانتے ہیں

بہائی:۔ ہم تو تمام انبیاء و رسل اور حضرت خاتم کو بھی مانتے ہیں اور کسی کا انکار نہیں کرتے۔

احمدی:۔ بہائی قرآن کو اسی طرح منسوخ منسوخ مانتے ہیں جس طرح تورات و انجیل کو اب ناقابل عمل اور منسوخ جانتے ہیں آپ کے نزدیک قرآنی زمانہ ختم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی .... اور غلامی کی اب کوئی ضرورت نہیں رہی بلکہ اب بہائی شریعت (اقدس) ہی ذریعہ ہدایت اور نجات ہے۔ اگر آپ قرآن کو مانتے ہیں تو قرآن کا دعوےٰ ہے "الیوم اکملت لکم دینکم" کہ یہ دین کامل ہے۔ بظاہر ہے کہ کامل دین کے بعد جو شریعت آئے گی وہ تین حال سے خالی نہیں :۔

(الف) یا وہ قرآن کریم سے کم ہوگی۔ گویا روپیہ دے کر دونی لینے والی بات ہے۔

(ب) یا وہ قرآن کے برابر ہوگی۔ گویا روپیہ دے کر روپیہ لینا جو تحصیل حاصل ہے

(ج) یا وہ قرآن سے بڑھ کر ہوگی۔ تو اکملت کا دعوےٰ قرآنی غلط ماننا ہوگا۔ جو قرآن کریم کا انکار ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ بہائی شریعت میں وہ کونسی علمی یا اصلاحی یا تربیتی اعلیٰ تعلیم ہے۔ جو قرآن کریم میں پہلے سے موجود نہیں :

قرآن کا دعوےٰ واضح ہے "(۱) فیھا کتب قیمہ (پ ۳۰ ع ۲۲) (۲) انہ لقول فصل (پ ۳۰ ع) (۳) ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ (پ ۷ ع) (۴) تبیانا لکل شیٔ (پ ۱۴ ع ۱۵) (۵) لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ۔ (پ ۲۴ ع ۱۹)

یعنی تمام اعلیٰ تعلیم قرآن میں ہیں۔ یہ اٹل اور قول فیصل ہے والا کلام ہے۔ ہم نے اس کتاب میں کسی ضروری امر کی کمی نہیں رہنے دی۔ یہ کتاب ہر ضروری امر کو بیان کرنے والی ہے۔ نیز قرآنی احکام کو نہ اب اور نہ آئندہ کسی زمانہ میں باطل ثابت کیا جا سکے گا۔

اور قرآنی شریعت میں کوئی کمی بیشی بھی نہیں ہو سکتی۔ جو نئی شریعت کا موجب ہو کیونکہ خدا کا وعدہ ہے "انا لہ لحافظون" (پ ۱۴ ع) کہ میں اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہوں۔ تو پھر نئی شریعت کی ضرورت ہی کیونکر باقی رہ جاتی ہے ؟

بہائی :- اگر بہائیت ایک صداقت ہے تو یہ پھیل کر رہے گی اور اگر یہ باطل ہے تو آپ مٹ جائے گی۔ آپ کو مخالفت کی ضرورت نہیں۔

احمدی :- اگر ایسا ہے تو آپ کی بہ نفسِ نفیس یہاں کیا ضرورت ہے۔ آپ بھی کیوں اس کی اشاعت کے لئے ظاہری کوشش کر رہے ہیں ؟

بہائی :- قرآن میں ہے یا حسرۃ علی العباد (الخ) کہ صادقین کے ساتھ ہمیشہ استہزاء ہوتا ہے اور ان کی مخالفت کی جاتی ہے مگر فتمنوا الموت کے مطابق صادقوں کی جماعت قربانی کرتی اور بھیڑوں کی طرح ذبح کی جاتی ہے۔ جناب بہاء اللہ نے عمر بھر قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں۔ ان کے ۲۰ ہزار مرید ایران میں شہید کئے گئے یہ ان کی صداقت کا کتنا بڑا ثبوت ہے

احمدی :- آپ کا یہ بیان بھی حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ بہائی فرقہ باغیوں کا گروہ تھا۔ جس نے شاہِ ایران ناصر الدین پر قاتلانہ حملہ کیا اور حکومت نے ان باغی بہائیوں کو تہ تیغ کیا بلکہ ایک موقعہ پر بہائیوں نے انتقامی کارروائی کے طور پر خراسان میں خفیہ کانفرنس کی۔ تاکہ شریعت اسلامیہ کو منسوخ قرار دیا جائے۔ مگر ایک گروہ اس تدبیر کا مخالف تھا لکھا ہے :۔

"ذھب قلائل الی عدم جواز التصرف فی الشریعۃ الاسلامیہ"

پس اگر ایسے باغی بہائیوں کا قتل کیا جانا شہادت ہے تو پھر مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور ان کے قتل کئے جانے والے تمام ساتھیوں کو بھی یقیناً شہید ماننا پڑے گا

بہائی :- آپ جس قسم کے اعتراض کرتے ہیں ان کے جواب کے لئے آپ علامہ ابوالفضل کی کتاب "الفرائد" پڑھیں .... ۹۰-۹۱ سالہ بوڑھا آدمی ہوں زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔ اور اب دس بھی بج گئے ہیں۔ اس لئے گفتگو ختم کی جاتی ہے۔

چنانچہ اسکے بعد میں واپس چلا آیا۔

بقیہ لیڈر

مگر کجا یہ کہ اس سلسلہ کو الٹ پلٹ کر دوسرے نبی کو لایا جاوے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی حکمت اور ارادہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا نبی آوے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ شریعت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ خواہ شریعت نہ بھی رکھتا ہو تب بھی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی آپؐ کے سوا اور آپؐ کے استفادہ سے الگ ہو کر نہیں آ سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص)

آپ لوگ اس بات کو تو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے یا دیدہ و دانستہ اس سے اغماض کرتے ہیں مگر عام لوگوں کو اشتعال دلانے کے لئے ہم پر الزام لگاتے چلے جاتے ہیں کہ ہم نے نیا نبی بنا لیا ہے۔ کہئے یہ بات آپ کی علمیت کے کس طرح شایانِ شان ہے یہ تو ہم نے ایک مثال دی ہے آپ کے مضمون سے ہی واضح ہوتا ہے کہ آپ احمدیت کے متعلق یا تو نہایت کم واقفیت رکھتے ہیں اور یا پھر دیدہ و دانستہ حقیقت سے چشم پوشی برتتے ہیں

ہم اپنے گذشتہ اداریوں میں اس کی کسی قدر وضاحت کر چکے ہیں۔ اسلئے آخر میں درخواست ہے کہ اگر ہمارے اہل علم حضرات واقعی کوئی کام کرنا چاہتے ہیں اور متحد ہو کر کرنا چاہتے ہیں تو پہلے ان کو صحت مند اسلامی اور جمہوری اصولوں کو سمجھ لینا چاہیئے تاکہ ان کی سرگرمیاں بجائے اسلام اور ملک کے لئے مفید ثابت ہونے کے نقصان رساں ثابت نہ ہوں۔

چوہدری ہدایت اللہ صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب ساکن روڈو والی ضلع گوجرانوالہ ۲۹ اور ۳۰ مارچ کی درمیانی شب اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت نیک اور پرہیزگار تھے نماز کے پابند تھے یاد نہیں کہ آپ نے کبھی کوئی نماز قضا کی ہو۔ گاؤں میں سالہا سال سے امامت کے فرائض بھی آپ ہی سرانجام دیتے رہے۔

آپ پیدائشی احمدی تھے اور جماعت کے لئے ہمت غیرت رکھتے تھے۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں جب مخالفین احمدیت چھوڑنے کے لئے دھمکیاں دیتے تو آپ نڈر ہو کر کہتے تھے کہ جو قبر میں رات ہے وہ باہر نہیں رکھی جا سکتی مجھے مار ڈالو۔ احمدیت کو چھوڑنا تو کجا میں ظاہرہ طور پر زبان سے بھی انکار نہیں کروں گا۔ خدا ترسی اور غریب پروری کا یہ عالم تھا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی حاجتمند نے حاجت کا کام کہا ہو۔ اور آپ نے اس کی انجام دہی میں کوئی کسر باقی رکھی ہو۔ بلکہ اکثر اوقات خود تکلیف اٹھا کر بھی حاجتمند کی ضرورت کو پورا کرتے۔

ہر چھوٹے بڑے سے محبت اور شفقت سے پیش آتے کبھی کسی کو ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہ دی۔ اپنے کام سے کام تھا۔ احسان کرنے میں احمدی یا غیر احمدی میں کوئی تمیز نہ روا رکھتے۔

آپ کو بچوں سے از حد محبت تھی۔ جس رات آپ کی وفات ہوئی۔ رات گئے تک ان کے پاس بیٹھے رہے اور گھر والوں سے باتیں کرتے رہے۔ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ عشاء کی نماز دیر سے پڑھی اور سو گئے۔ خدا تعالیٰ نے نیند میں ہی اپنے پاس بلا لیا۔ یہاں تک کہ پاس سونے والوں کو بھی معلوم نہ ہو سکا۔ ع

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جب خلاف معمول نماز فجر کے لئے علی الصبح نہ اٹھے تو پتہ چلا کہ آپ رحلت فرما چکے ہیں۔ مرحوم کسی تکلیف یا بیماری میں مبتلا نہ تھے۔

مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ گاؤں کے بزرگوں میں شمار ہوتے تھے۔ اکثر لوگ اپنے ذاتی معاملات میں بھی آپ سے مشورہ کرتے تھے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ آپ احمدی غیر احمدی ہر کسی سے محبت اور اخلاص سے پیش آتے تھے۔ اس بات کا ثبوت اس امر سے ظاہر ہے کہ غیر از جماعت دوستوں نے اصرار کرتے ہوئے مرحوم کی نماز جنازہ خود پڑھی اور تجہیز و تکفین میں انہوں نے برابر کا حصہ لیا۔ ہماری طرف سے محترم ...... صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم زیادہ تعلیم یافتہ نہ ہونے کے باوجود بھی کافی دینی معلومات رکھتے اور دوسروں کو نصائح کرتے رہتے تھے۔

وفات کے وقت آپ کی عمر کم و بیش پچپن سال تھی ایک لڑکا محترم ...... یادگار چھوڑا ہے۔

احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین

نصیر احمد سندھو
حال وینو سٹی ہیلی کالج آف کامرس لاہور

لاہور کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ اپنے حلقہ کے ہاکر سے طلب فرمائیں اگر کوئی دقت پیش آئے اس کی اطلاع مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ حلقہ دہلی دروازہ نگران ایجنسی الفضل کو کر دیں۔

(منیجر الفضل)

درخواست دعا

محمد ریاض صاحب شمس آباد۔ ضلع بہاولنگر کے سر میں عرصہ تین ماہ کا ہوا ہے۔ چوٹ آئی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ اکثر بیمار رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار جلال الدین شمس
ناظر اصلاح و ارشاد

سیالکوٹ میں ایران کے ایک بہائی لیڈر سے گفتگو

(از مکرم مولوی سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیالکوٹ)

۲۵ مارچ کو بہائی سنٹر (سیالکوٹ) میں پانچ بجے شام ایران سے آئے ہوئے ایک بہائی لیڈر مرزا طراز اللہ سمندری کی تقریر تھی جس میں خاکسار بھی موجود تھا ½۵ بجے کے بعد گجرات کے ایک بہائی ڈاکٹر محبوب نامی نے اعلان کیا کہ جناب مرزا طراز اللہ سمندری کی آمد ہمارے لئے باعث فخر ہے جن کے ذریعہ آج ہم کو بہائی نظریات کی براہ راست واقفیت حاصل کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ آپ فارسی میں تقریر فرمائیں گے میں اس کا ترجمہ بتاتا جاؤں گا۔ آپ کی تقریر کے بعد احباب کو سوالات کا موقعہ دیا جائے گا۔

یہ تقریر مع ترجمہ ایک گھنٹہ تک جاری رہی نماز مغرب کے لئے اذان ہو گئی لیکن مسلمان احباب سوال و جواب کی خاطر بیٹھے رہے مگر ان کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب بہائی ڈاکٹر نے تقریر کے بعد یہ اعلان کیا کہ احباب اب دوسرے کمرہ میں چل کر چائے پی لیں۔ میں نے اجازت لے کر عرض کیا کہ آپ نے تو سوال و جواب کے لئے اعلان کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں معذرت کرتا ہوں۔ دراصل میں نے ان سے پوچھے بغیر یہ اعلان کر لیا تھا۔ اب وہ فرماتے ہیں کہ آپ کل کسی بھی وقت آسکتے ہیں۔ میں ہر وقت حاضر ہوں۔ میں نے کہا جس مجلس میں تقریر ہوئی اور سوال و جواب کا اعلان ہوا اور لوگ سننے کے لئے بھی بیٹھے تھے اسی مجلس میں ہی سوال و جواب ہونا مناسب ہے تاکہ ان لوگوں کو بھی حقیقت حال کا علم ہو سکے کل یہ سارے لوگ کہاں آسکیں گے؟ مگر بالآخر یہی کہا گیا کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے میں کل ہر وقت حاضر ہوں۔ میں نے کہا پہلے بھی آپ نے محض تقریر سنانے کی خاطر سوال و جواب کا اعلان کیا اور اب یہ اعلان بھی درست اور قابلِ عمل نہیں کیونکہ کھانے پینے، حاجاتِ ضروریہ آرام کرنا اور دوسروں سے ملاقات وغیرہ کی مصروفیات ہیں وہ کیونکر ہر وقت ہمارے لئے موجود ہوں گے جب تک کوئی وقت نہ مقرر کر دیا جائے؟ الغرض میرے اصرار پر انہوں نے ۹ سے ۱۰ بجے صبح کا وقت دینا منظور کر لیا۔ میرے ساتھ ایک غیر احمدی پروفیسر صاحب بیٹھے تھے انہوں نے کہا آپ چار بجے شام کا وقت رکھیں تاکہ ہم بھی آسکیں مگر ڈاکٹر محبوب نے کہا کہ چار بجے شام کو ہماری میٹنگ ہے۔ پروفیسر صاحب نے کہا کہ تین بجے کا وقت رکھ لیجئے مگر اس وقت بھی مصروفیت کا عذر کیا گیا تب میں نے کہا کہ ابھی آپ انکے ہر وقت تیار رہنے کا وعدہ دے رہے تھے اور اب ۹ سے ۱۰ بجے کے سوا اور کوئی بھی وقت آپ دینے پر آمادہ نہیں ہو رہے میں نے دوبارہ پوچھا کہ کیا واقعی یہ پختہ بات ہے کہ کل ۹ سے ۱۰ بجے کا وقت ہمارے لئے ریزرو ہوگا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آپ کل صبح ۹ بجے الیٹہ ہوٹل میں آجائیں۔

۲۶ مارچ کو صبح ۹ بجے میں الیٹہ ہوٹل میں پہنچ گیا۔ کچھ غیر احمدی اور احمدی احباب بھی آگئے۔ کراچی کے ایک ہوٹل کے مالک بہائی سے الیٹہ ہوٹل کے صحن میں تعارف کے بعد کچھ بات چیت ہو گئی۔ میں نے پوچھا کہ سنا تھا کہ ۱۹۶۳ء میں کتاب "اقدس" شائع کی جائے گی کیا وہ شائع ہو گئی ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں۔ مگر یہ کس نے پیشگوئی کی تھی؟ میں نے کہا آپ کے لائل پور کے ایک بہائی (رانا الطاف صاحب) نے مجھے بتایا تھا کہ ہمارا یہ پروگرام ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ "میسن ریمی" کی پارٹی سے متعلق ہیں یا کہ "روحیہ خانم" (زوجہ شوقی افندی) کی پارٹی سے؟ تو وہ جھنجھلا کر بولے کہ ہمارے ہاں کوئی پارٹی نہیں یہ محض قادیانیوں کا پروپیگنڈہ ہے۔ میں نے کہا میں آپ کے اندرونِ خانہ سے تھوڑے واقف ہوں مجھ سے یہ راز مخفی نہیں کہ بہائیوں میں کتنی پارٹیاں اور فرقے ہیں؟ غالباً آپ "علیکم بالتقیة" کے مطابق اس وقت تقیہ کر کے جواب دے رہے ہیں؟ اس پر وہ کہنے لگے کہ میں اس کتاب کو خوب جانتا ہوں جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ دراصل وہاں لفظ "تقیة" نہیں بلکہ "تحیّة" ہے۔ میں نے پوچھا کیا وہ کتاب آپ کے ہاں یہاں لائبریری میں موجود ہے؟ کہنے لگے یہاں تو نہیں ہاں کراچی میں ہے۔ میں نے کہا کیوں نہ اس بارہ میں تصفیہ کے لئے تحریری معاہدہ ہو جائے کہ فلاں تاریخ کو اصل کتاب سے حوالہ دکھایا جائے گا کہ وہاں لفظ "تقیة" ہے یا کہ "تحیّة"؟ لیکن یہ ابھی طے نہ ہونے پایا تھا کہ اتنے میں مرزا طراز اللہ صاحب تیار ہو گئے اور مجھے کہا گیا کہ آپ صرف اکیلے اندر آکر گفتگو کر سکتے ہیں۔ اور کسی کو اجازت نہیں۔ دیگر احباب نے باصرار باتیں سننے کا اشتیاق ظاہر کیا جو کہ کل کی تقریر سن چکے تھے مگر ان کو اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ غالباً ان سب کو احمدی سمجھ کر روک دیا گیا۔

میں اندر کمرہ میں چلا گیا۔ چند بہائی بھی اندر آگئے۔ مرزا طراز اللہ صاحب ایرانی بہائی لیڈر میرے دائیں اور بہائی ڈاکٹر محبوب صاحب میرے بائیں بطور ترجمان بیٹھ گئے اسی اثنا میں بعض غیر احمدی طلباء اور پروفیسر صاحب مذکور بھی اندر آگئے مگر ان کو اندر آنے سے کسی نے نہیں روکا اس موقعہ پر مرزا طراز اللہ صاحب ایرانی بہائی لیڈر سے جو میری گفتگو ہوئی وہ مختصراً احمدی اور بہائی کے عنوان سے درج ذیل ہے۔

احمدی:- آپ نے کل اپنی تقریر میں یہ بیان کیا تھا کہ عیسائیوں کی طرح ایک کتاب کے باوجود مسلمانوں کے بھی ۷۳ فرقے ہو گئے نہ عوام میں اتفاق ہے اور نہ خواص میں اتحاد۔ نہ علماء میں اور نہ اسلامی حکومتوں میں بلکہ سب پارٹی بازی اور اختلافات میں مبتلا ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کسی رہنما کی اور وہ جناب بہاء اللہ ہیں۔ جن کے ذریعہ قومی وحدت اور عالمی اتحاد پیدا کیا گیا۔ مگر میرے نزدیک آپ کا یہ بیان سراسر واقعہ کے خلاف ہے کیونکہ خود بہائیوں میں بھی شدید علمی و اعتقادی وغیرہ اختلافات موجود ہیں۔ جناب علی محمد باب کے بعد مرزا یحییٰ صبح ازل اور ان کے بھائی مرزا حسین علی کی ۲ الگ الگ پارٹیاں (ازلی اور بہائی) باہمی شدید اختلافات رکھتی ہیں۔ پھر جناب بہاء اللہ کے بعد بڑے بیٹے کی جانشینی کے اعلان کے سلسلہ میں عبد البہاء عباس اور ان کے حقیقی بھائی مرزا محمد علی کی دو الگ الگ پارٹیاں ہیں۔ ایسا ہی احمد سہراب کی پارٹی بھی ہے اور اب تو شوقی آفندی کی وفات سے میسن ریمی اور روحیہ خانم کی پارٹیاں ہیں میسن ریمی اور روحیہ خانم کی الگ الگ پارٹیاں ہو گئی ہیں سو عالمی اتحاد و اتفاق تو کجا بہائیوں کا آپس میں بھی کوئی اتفاق اتحاد نہیں ہے۔ ہاں یہ بھی فرما دیں کہ کل آپ نے فرمایا تھا کہ جناب بہاء اللہ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ کیا آپ ان الفاظ پر قائم ہیں اور بہاء اللہ صاحب کو نبی اور رسول مانتے ہیں؟

جناب مرزا طراز اللہ بہائی:- آپ لوگوں کی طرح ہم بھی خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے مطابق حضرت خاتم صلعم کے بعد کسی نبی کی آمد کے قائل نہیں ہیں (اس موقعہ پر بہائی ڈاکٹر نے بتایا کہ غالباً یہ صاحب احمدی قادیانی ہیں جو نبی کی آمد کے قائل ہیں)

احمدی:- آپ نبی کی آمد کے تو نہیں مگر کیا کسی رسول کی آمد کے قائل ہیں؟

بہائی:- ہم جناب بہاء اللہ کو موعود اقوام عالم اور موعود قرآن مانتے ہیں۔ قرآن میں ہے کہ

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ

(پ ۳۰ رکوع ۱)

یہاں جس نباء عظیم کی خبر دی ہے وہ حضرت بہاء اللہ ہیں۔

احمدی:- نباء عظیم تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ
أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ

(ص ۵)

پھر یہ کوئی جناب بہاء اللہ کی خصوصیت نہیں اور وہ قرآنی موعود کیونکر ہو سکتے ہیں جن کے بیعت فارم میں یہ اقرار لیا جاتا ہے:-

"وہ (خدا) انسانی شکل میں ظاہر ہوا اور اس نے اپنا ایک کنبہ قائم کیا"

قرآنی موعود صرف امتی نبی اور امتی رسول ہو سکتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:-

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ
فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ الخ

(نساء ع ۹)

یعنی اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی سے نبی ہوں گے جو خدا نہیں بلکہ خدا کے فرمانبردار ہوں گے۔ مزید فرمایا:-

يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ
رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ
عَلَيْكُمْ آيَاتِي الخ۔

(اعراف ع ۴)

یعنی آئندہ تم میں سے ایسے ہی رسول ہوں گے جو میری (اسی قرآن کی) بیان کردہ آیات پڑھ کر سنائیں گے۔ مگر بہائی نہ بہاء اللہ کو نبی اور رسول جانتے ہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اب مانتے ہیں

بہائی:- ہم تو تمام انبیاء و رسل اور حضرتِ خاتم کو بھی مانتے ہیں اور کسی کا انکار نہیں کرتے۔

احمدی:- بہائی قرآن کو اسی طرح منسوخ مانتے ہیں جس طرح تورات و انجیل کو اب ناقابلِ عمل اور منسوخ جانتے ہیں آپ کے نزدیک قرآنی زمانہ ختم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۰ اپریل۔ جنرل میکارتھر نے الزام لگایا ہے کہ برطانیہ اگر ۱۹۵۴ء میں اپنے اتحادیوں کو دھوکہ نہ دیتا تو وہ کوریا میں کمیونسٹوں کو کچل دیتے اور جنگ میں امریکہ کی جیت ہوتی جنرل میکارتھر کا یہ بیان ان کی وصیت کے مطابق ان کے مرنے کے بعد شائع کیا گیا ہے برطانیہ نے فوراً ہی اس الزام کی تردید کر دی ہے۔

جنرل میکارتھر کے بیان میں بتایا گیا ہے کہ کوریا کی جنگ کے دوران ہم جو منصوبے تیار کرتے تھے برطانیہ ان کی اطلاع چین کو دے دیا کرتا تھا۔ ہمارے لئے یہ بڑا مشکل تھا کہ برطانیہ کو اپنے منصوبوں سے لاعلم رکھیں اس لئے کہ واشنگٹن اور لندن میں مکمل تعاون تھا اور فریقین ایک دوسرے کو صورت حال سے باخبر رکھتے تھے اور مشورہ کرتے رہتے تھے۔

● جکارتہ ۱۰ اپریل۔ پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ پاکستانی فضائی فوج ہر جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے وہ جکارتہ کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ ایئر مارشل اصغر خان انڈونیشی فضائیہ کے سربراہ ایئر مارشل عمر دانی کی دعوت پر یہاں آئے تھے اور کل سیٹو کے اجلاس میں شرکت کے لئے منیلا روانہ ہو گئے۔

انھوں نے بتایا کہ پاکستان کی فضائیہ اپنی ضروریات خود پوری کرنے کے قابل ہے ہم غیر ملکی امداد پر انحصار کرنا مناسب نہیں سمجھتے اور اسی لئے پاکستان ہر شعبے میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ ایئر مارشل اصغر خان نے کہا پاکستان اور انڈونیشیا کی فضائی فوجوں کو یکساں حالات کا سامنا ہے لیکن انھوں نے اس بات کی وضاحت نہیں کی انھوں نے کہا میں انڈونیشیا کی فضائیہ اور اس کے جدید طیاروں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ انڈونیشی عوام کے حوصلے بلند ہیں اور صدر سوکارنو کی قیادت میں ملک تیزی سے ترقی کر رہا ہے

ایئر مارشل اصغر خان نے انڈونیشیا میں فضائی فوج کے نوجوانوں سے بھی خطاب کیا اور انھیں پاکستانی فضائیہ کی کارکردگی سے آگاہ کیا۔ انھوں نے کہا پاکستان کے سٹاف کالج کی ایک جماعت عنقریب انڈونیشیا آئے گی۔

● نیویارک۔ سلامتی کونسل میں برطانیہ کے مندوب سر ہیرلڈ ڈین نے الزام لگایا ہے کہ جنوبی عرب فیڈریشن اور یمن کے تعلقات متحدہ عرب جمہوریہ نے خراب کر دیئے ہیں یمن میں متحدہ عرب جمہوریہ کے ۳۰ ہزار فوجی موجود ہیں جس کی وجہ سے اس علاقہ میں زبردست کشیدگی پھیلی ہوئی ہے۔

سر ہیرلڈ ڈین سلامتی کونسل میں یمن پر بمباری کے مسئلہ پر تقریر کر رہے تھے انھوں نے کہا برطانیہ جنوبی عرب فیڈریشن کے دفاع کا ذمہ دار ہے اور اس نے جنوبی عرب فیڈریشن کے وزیروں کی اپیل پر حریب کے قلعہ پر بمباری کرنے کے لئے برطانوی طیاروں کو بھیجا تھا۔ وزراء نے کہا تھا کہ یمن میں ان کے علاقہ کی خلاف ورزی کر رہا ہے اس لئے برطانیہ کو فیڈریشن کے دفاع کے لئے اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیئے جنوبی عرب فیڈریشن نے یہ درخواست یمن کے متعدد حملوں کے بعد بھیجی تھی انھوں نے کہا کہ یمن کی فوج نے فیڈریشن پر حملے متحدہ عرب جمہوریہ کی شہ پر کئے ہیں۔

یمن نے سلامتی کونسل میں برطانیہ کے خلاف شکایت کی ہے کہ اس نے یمن پر بمباری کی ہے۔

● کوچنگ ۱۰ اپریل۔ ملائشیا کے ایک فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ گزشتہ دو دنوں میں سراواک کی سرحد پر انڈونیشی گوریلوں سے کئی جھڑپیں ہوئی ہیں۔ جن میں انڈونیشیا کے چار دہشت پسند ہلاک ہوئے ہیں

ترجمان نے بتایا کہ تبیدو میں ملائشیا کے فرسٹ ڈویژن کی ایک چوکی پر دہشت پسندوں نے حملہ کر دیا تھا لیکن ملائشیا کی فوج نے حملہ آوروں کو پسپا کر دیا ہے

● لندن ۱۰ اپریل۔ مالدیپ کی حکومت نے برطانیہ کو اپنا ہوائی اڈہ استعمال کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے اور برطانیہ اور مالدیپ کے معاہدہ پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا ہے جس پر ۱۹۶۰ء میں دستخط ہوئے تھے اور جس کے تحت برطانوی فضائیہ کے طیاروں کو ہولولو کا ہوائی اڈہ استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ لندن میں دفتر دولت مشترکہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت کو مالدیپ میں برطانوی نمائندے سے جو رپورٹ موصول ہوئی ہے اس کے مطابق مالدیپ میں ہولولو کے ہوائی اڈہ کو تباہ کر دیا گیا ہے تاکہ برطانوی طیارے اسے استعمال نہ کر سکیں۔

● پیرس ۱۰ اپریل۔ ڈاکٹر سوباندریو نے کہا ہے کہ برطانیہ نے ملائشیا کو انڈونیشیا کا محاصرہ کرنے کے لئے بنایا ہے

● کلیولینڈ ۱۰ اپریل۔ ایک پادری نے جو چند بچوں کا باپ تھا کالوں کے شہری حقوق کے تحفظ کے لئے ایک بل ڈوزر کے آگے لیٹ کر جان دے دی اس سے پہلے چار اور افراد سیمنٹ سے بھری ہوئی ایک لاری کے آگے لیٹ گئے تھے لیکن ڈرائیور نے بر وقت بریکیں لگا کر ان کی جان بچا لی۔

● نیویارک ۱۰ اپریل۔ آٹھ ملکوں نے اقوام متحدہ کی نوآبادیاتی نظام ختم کرنے والی کمیٹی کو ایک قرارداد پیش کی ہے اس میں تجویز کیا گیا ہے کہ عدن میں صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے ۵ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور اقوام متحدہ کے مبصروں کو عدن کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے وہاں بھیجا جائے۔ عدن میں برطانیہ کا فوجی اڈہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن اور اس علاقہ کے ملکوں کی سلامتی کے لئے خطرہ ہے اسے ختم کرایا جائے۔

● نکوسیا ۱۰ اپریل۔ قبرص کے صدر مکاریوس نے وزیر داخلہ مسٹر پولی کار پوس کو وزارت دفاع کا بھی چارج دے دیا ہے انھوں نے کہا کہ وزیر دفاع کا عہدہ عرصہ سے خالی پڑا تھا اس عہدہ پر مسٹر عثمان اور یک فائز تھے جنہوں نے قبرص میں فسادات شروع ہونے کے بعد اپنا وزارت کا کام چھوڑ دیا ہے۔

● واشنگٹن ۱۰ اپریل۔ زنجبار کی انقلابی حکومت نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ زنجبار میں اپنا خلائی سٹیشن بند کر دے یہ سٹیشن مصنوعی سیاروں سے خلائی معلومات حاصل کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

امریکی حکومت کے ایک ترجمان نے حکومت زنجبار کے اس مطالبہ پر اظہار افسوس کیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ اپنا خلائی سٹیشن بند کرنے اور اپنے عملے کو واپس بلانے کے لئے تیار ہے۔

● واشنگٹن ۱۰ اپریل۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق قریب و جنوبی ایشیا مسٹر فلپس ٹالبوٹ نے گزشتہ روز کہا کہ امریکہ ہر ممکن کوشش کر رہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے اختلافات دور ہو جائیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ مسئلہ کشمیر طے ہو جائے۔

آپ کانگریس کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی کے سامنے بیان دے رہے تھے انھوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے طرز عمل میں تبدیلی بنیادی طور پر دونوں کی باہمی کوششوں ہی کے ذریعے پیدا ہو سکتی ہے مسٹر ٹالبوٹ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ برصغیر پاک و ہند دراصل سیاسی حکمت عملی و فوجی اعتبار سے ناقابل تقسیم ہے اس لئے اگر داخلی انتشار یا کمیونزم برصغیر میں نفوذ کرتے ہیں تو نہ بھارت اور نہ ہی پاکستان آزادی کی زیادہ عرصہ تک تنہا حفاظت کر سکتے ہیں آپ نے کہا کہ جنوبی ایشیا میں لسانی یا مذہبی تعصبات کے حامل گروہ باہم دست و گریبان ہیں اس لئے پاکستان اور بھارت جیسی نئی حکومتوں کے لئے اپنے فرائض کی انجام دہی بہت مشکل ہو رہی ہے

● سنگاپور ۱۰ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کو ملائشیا اور انڈونیشیا کے درمیان موجودہ جھگڑے پر بڑی تشویش ہے جکارتہ جاتے ہوئے سنگاپور کے ہوائی اڈہ پر مختصر قیام کے دوران کل رات اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر بھٹو نے مزید کہا "مجھے توقع ہے کہ ملائشیا اور انڈونیشیا کے درمیان موجودہ جھگڑا بالآخر دوستانہ طور پر طے کر لیا جائے گا۔" آپ نے کہا کہ یہ دونوں ممالک چونکہ پاکستان کے دوست ہیں اس لئے ان کے درمیان موجودہ بحران پر ہماری پریشانی بڑی قدرتی ہے۔

● خرطوم ۱۰ اپریل۔ سوڈان کے وزیر خارجہ سید احمد خیر نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کی حمایت کی ہے۔ سید احمد خیر نے پاکستان کے خاص کشمیر وفد سے کل تقریباً ایک گھنٹہ تک بات چیت کی آپ نے مسئلہ کشمیر میں گہری دلچسپی لی اور بھارت کے حالیہ فسادات میں ظلم کا شکار ہونے والے مسلمانوں کے مسئلہ پر دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ وزیر خارجہ سوڈان نے کہا پاکستان کے پہلے عوامی وفد سے مل کر انھیں بڑی خوشی ہوئی ہے سید احمد خیر نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہم اقوام متحدہ کے حامی ہیں اور ہم نے اس کے منشور پر دستخط کر رکھے ہیں اس لئے ہم کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتے ہیں اور اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی قرارداد پر جلد از جلد عمل درآمد چاہتے ہیں۔

کشمیریوں نے ابھی حقِ خود ارادیت کا استعمال نہیں کیا

قید تو کیا میں موت کے ڈر سے بھی اپنے اصول ترک نہیں کروں گا

(شیخ عبداللہ)

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ کشمیری عوام نے ابھی اپنا حق خود ارادیت استعمال نہیں کیا۔ شیخ عبداللہ گیارہ سال کی نظر بندی سے رہا ہونے کے بعد کل جموں میں پہلے عام جلسے میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں بھارت کی یہ دلیل ماننے کو تیار نہیں ہوں کہ کشمیری عوام نے مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی کے انتخابات میں جو حصہ لیا اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے حق خود ارادیت استعمال کر لیا ہے۔ شیر کشمیر شیخ عبداللہ نے کہا کہ یہ انتخابات محض ایک ڈھونگ تھے اور مختلف جماعتیں بھی انہیں ڈھونگ قرار دے چکی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں بھارت کی یہ دلیل قبول کرنے کو تیار نہیں کہ یہ انتخابات رائے شماری کے مترادف تھے۔ شیخ محمد عبداللہ نے کہا کہ کشمیری عوام اب بھی اسی جگہ ہیں جس جگہ وہ ۱۹۵۳ء میں تھے جبکہ مجھے وزارتِ عظمیٰ سے معزول کر کے جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ شیخ عبداللہ نے اعلان کیا کہ میں محض اس خوف سے کہ مجھے پھر گرفتار کر لیا جائے گا اپنے اصول ترک نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا قید تو کیا موت کا ڈر بھی مجھے اپنے اصول ترک نہیں کر سکتا۔ شیخ عبداللہ نے کہا مجھے یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہو رہا ہے کہ گاندھی جی کا ملک جھوٹے دعوے کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہیں جنہیں میں ہرگز ترک نہیں کر سکتا چاہے مجھے موت کا ڈر بھی کیوں نہ ہو۔ بھارتی اخبارات کی اطلاع کے مطابق شیخ محمد عبداللہ نے جلسہ عام میں واضح طور پر اعلان کیا کہ پاکستان کو تنازعہ کشمیر کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق بات چیت کے ذریعے طے کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کی ایک انفرادی حیثیت ہے جسے اس کے عوام کو ہر حالت میں محفوظ رکھنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا میں کبھی بھارت یا پاکستان کا ایجنٹ نہیں رہا۔ اور نہ ہی اب ہوں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی ان تقاریر کا حوالہ دیا جن میں انہوں نے کہا تھا کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق صرف کشمیری عوام کو ہی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے کسی فیصلے پر پہنچنے میں وقت لگے گا کیونکہ میں لوگوں کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو جان لینا چاہیئے کہ وہ طاقت کے بل پر کشمیریوں کو غلام بنا کر نہیں رکھ سکتا۔ کشمیر کا مسئلہ جبر سے نہیں بلکہ کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ نیز انہوں نے ایک یقین دہانی بھی کرائی اور اسی کے ضمن میں کہا کہ میں کشمیری عوام کے حق خود ارادیت سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گا گیارہ سال قید میں رہنے کی وجہ سے میرے عزائم میں کوئی فرق نہیں آیا ہے میں اس مسئلہ کو عوام کی مرضی کے مطابق ہی حل کرانے کی کوشش کروں گا۔ اگر ہندوستان کشمیر کا مسئلہ طے کرنے پر تیار نہیں ہوا تو میری رہائی بے مقصد ہو گی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر یہ مسئلہ خاطر خواہ طریق پر حل نہ ہوا تو اس کے نتیجہ میں ہندوستان اور پاکستان دونوں کے تباہ ہونے کا خطرہ ہے۔ جلسہ میں مرزا افضل بیگ نے بھی مختصر تقریر کی انہوں نے کہا مسئلہ کشمیر تین فریقوں سے متعلق ہے۔ یہ فریق ہندوستان پاکستان اور کشمیری عوام ہیں۔ یہ تینوں ہی مل کر اسے حل کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہدے کہ کشمیر کا مسئلہ موجود ہے اسے غدار نہیں کہا جا سکتا۔

کل جموں کے شہریوں نے شیخ محمد عبداللہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت دی۔ رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ شیخ محمد عبداللہ بھارتی وزیر اعظم کی دعوت پر ان سے ملنے کے لئے اس مہینے کی ۲۶ تاریخ کو نئی دہلی جائیں گے۔

سعید حسن ۱۷ اپریل کو کراچی پہنچیں گے

کراچی ۱۱ اپریل۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین جناب سعید حسن منصوبہ بندی کمیشن کے چیف اکاؤنٹنٹ جناب ایم، ایل قریشی کے ہمراہ ۱۷ اپریل کو واشنگٹن سے کراچی پہنچیں گے جناب سعید حسن پاکستان کی مالی ضروریات سے متعلق عالمی بنک سے بات چیت کے لئے واشنگٹن گئے تھے۔ واشنگٹن کو روانگی سے قبل جناب سعید حسن نے ملک میں بھاری صنعتوں کے قیام کے لئے قرضہ کے سلسلہ میں چیکوسلاویکیہ کے وزراء سے بھی جنیوا میں ملاقات کی۔

ایک اہم تقریر

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس کے پروگرام کے سلسلہ میں آج مورخہ ۱۱ اپریل بروز بدھ مکرم و محترم مرزا انس احمد صاحب

"وقفِ زندگی کی اہمیت"

کے موضوع پر سفیر ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ۵ بجے بعد نماز عشاء تقریر فرمائیں گے جملہ خدام اور دیگر احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دولتِ مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس

جولائی کے شروع میں لندن میں ہوگی

لندن ۱۱ اپریل۔ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس جولائی کے شروع میں لندن میں ہوگی۔ اس کانفرنس کے لئے ابھی کوئی معین تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ اس بارہ میں حکومت برطانیہ ممبر ملکوں سے صلاح و مشورہ کر رہی ہے تاریخ کا اعلان ان کے مشورہ سے کیا جائے گا۔ خیال ہے جنوبی روڈیشیا کانفرنس میں شرکت نہیں کرے گا۔

ایئر کموڈور نور خان ماسکو روانہ ہو گئے

لندن ۱۱ اپریل۔ پی آئی اے کے سربراہ ایئر کموڈور نور خان گزشتہ روز ماسکو روانہ ہو گئے جہاں وہ پی آئی اے کی کراچی سے براستہ ماسکو لندن تک فضائی سروس کے بارے میں روسی شہری ہوا بازی کے محکمہ کے سربراہ جنرل لوگونیف سے بات چیت کریں گے ایک ذریعہ نے کہا ہے کہ پی آئی اے کی کراچی سے پیرس تک پرواز کے لئے ایئر کموڈور نور خان فرانسیسی حکام سے بات چیت کرنے کے لئے پیرس بھی جائیں گے۔

بھٹو کی انڈونیشی وزیر خارجہ سے ملاقات

جکارتا ۱۱ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے گزشتہ روز انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو سے تقریباً ایک گھنٹہ تک ملاقات کی اور دوسری افریشیائی کانفرنس کے ابتدائی اجلاس کے کام کا جائزہ لیا۔

شام نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کی حمایت کا اعلان کر دیا

دمشق ۱۱ اپریل۔ شام کشمیر کے بارے میں پاکستان کے موقف اور کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی پوری حمایت کا اعلان کیا ہے یہ بات غیر سرکاری کشمیری وفد کے قائد میر واعظ محمد یوسف شاہ نے اخباری نمائندوں کی کانفرنس میں بتائی انہوں نے کہا شام کے رہنما اور اعلیٰ حکام کے خیال میں کشمیر اور فلسطین کے مسئلے ایک جیسے ہیں اور حق خود ارادیت کا مطالبہ جائز ہے اس لئے وہ پاکستان کے موقف کی پوری حمایت کرتے ہیں میر واعظ محمد یوسف شاہ نے پریس کانفرنس میں کشمیر میں رائے شماری کرانے کے لئے پاکستان کے مطالبہ کا اعادہ کیا اور اعلان کیا کہ مسئلہ کشمیر بھارت اور پاکستان کے درمیان تنازعہ نہیں ہے بلکہ یہ بنیادی طور پر ۴۵ لاکھ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کا مسئلہ ہے اور رہے گا۔

غیر نمائندہ گروہ رائے شماری کا مطالبہ کر رہا ہے

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندہ نے کل لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ کشمیر میں رائے شماری کا مطالبہ رائے عامہ کا غیر نمائندہ اور مختصر گروہ کر رہا ہے۔

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے حالات قلمبند کر کے بھجوائیں

صحابہ کرام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے حالات مختصر طور پر قلمبند کر کے مع دو فوٹو مقامی مجلس انصار اللہ کے زعیم کے سپرد کر دیں۔ مقامی مجلس انصار اللہ اس بات کا انتظام کرے کہ ان کے قرب و جوار میں رہنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر ایک صحابی کے حالات قلمبند ہو کر مرکزی دفتر مجلس انصار اللہ میں پہنچ جائیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری چھوٹی بہن امۃ البصیر کے پھیپھڑے میں املی کی گٹھلی چلی گئی تھی کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ مکرم ڈاکٹر اعجاز الحسن صاحب ماہر امراض سینہ نے برانکوسکوپی کے ذریعہ گٹھلی کو پھیپھڑے سے نکالا ہے ابھی اس کے چند ایک چھلکے باقی ہیں۔ تاہم ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ حالت بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ پندرہ دن کے بعد ڈاکٹر صاحب دوبارہ معائنہ کریں گے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خلیفہ صباح الدین احمد لاہور)